



سوال

مجھے صوفیوں کی طرف سے بیان کی جانے والی حدیث کے صحیح ہونے کے بارے میں تفصیلی جواب چاہیے، وہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے بتلایا کہ بارش طلب کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر موجود کھڑکی کو کھولا گیا تھا۔

جواب

الحمد للہ

اول:

سوال میں جس روایت کی طرف اشارہ ہے اسے ابوالجوزاء اوس بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ:

(اہل مدینہ کو شدید قحط سالی کا سامنا تھا، تو انہوں نے سیدہ عائشہ کے سامنے شکایت پیش کی، تو انہوں نے کہا کہ: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر دیکھو اور اس کی پھتھ میں ایک کھڑکی بنا دو کہ آسمان اور آپ کی قبر کے درمیان کوئی پھتھ نہ ہو، تو لوگوں نے ایسا ہی کیا، پھر اتنی بارش ہوئی کہ سبزہ آگ آیا اور اونٹ اتنے موٹے تازے ہو گئے کہ چربی سے پھٹنے لگے، اور اس سال کو "عام فتن" [موٹاپے سے پھٹ جانے کا سال] کہا گیا۔)

اس روایت کو دارمی: (1/56) نے حدیث نمبر: (92) کے تحت ذکر کیا ہے اور اس پر باب قائم کیا ہے کہ: "باب ہے اس بارے میں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد بھی عزت سے نوازا"

امام دارمی اس کی سند بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں: ہمیں حدیث بیان کی ابونعمان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعید بن زید نے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن مالک نخری نے بیان کی اور انہیں ابوالجوزاء اوس بن عبد اللہ نے بیان کی کہ۔۔۔ اس کے بعد انہوں نے مذکورہ بالا روایت کا متن ذکر کیا۔

لیکن یہ روایت ضعیف ہے، صحیح نہیں ہے، علامہ البانی نے اس کی وضاحت کی ہے، چنانچہ آپ اپنی کتاب: "التوسل" صفحہ: (128) میں کہتے ہیں:

"اس روایت کی سند تین امور کی وجہ سے ضعیف ہے، ان کی وجہ سے یہ روایت دلیل نہیں بن سکتی:

پہلی وجہ: سعید بن زید جو کہ حماد بن یزید کے بھائی ہیں ان میں کمزوری پائی جاتی ہے، اس لیے حافظ ابن حجر اپنی کتاب تقریب التہذیب میں ان کے متعلق کہتے ہیں کہ: "صدوق لہ اوہام" یعنی یہ روای صدوق ہے اور اس نے روایت حدیث میں غلطیاں بھی کی ہیں۔

جبکہ حافظ ذہبی اپنی کتاب المیزان میں کہتے ہیں:

"سجی بن سعید کہتے ہیں کہ یہ راوی ضعیف ہے۔

سعدی کہتے ہیں کہ: "لیس یخبر بضعفون حدیثہ" یعنی یہ راوی قابل حجت نہیں ہے محدثین اس کی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

امام نسائی اور دیگر محدثین کہتے ہیں: "لیس بالقوی" یعنی یہ مضبوط راوی نہیں ہے۔

امام احمد کہتے ہیں: "لیس بہ بأس، کان یجی بن سعید لایستمرہ" اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ سجی بن سعید سے قبول نہیں کرتے تھے۔"

دوسری وجہ: یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع نہیں ہے، چنانچہ اگر صحیح بھی ہوتی تو یہ دلیل نہیں بن سکتی؛ کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ یہ صحابہ کرام کے اجتہادی فیصلوں میں سے ہو جو کہ صحیح بھی ہو سکتے ہیں اور غلط بھی، اور صحابہ کرام کے اجتہادی فیصلوں پر ہمارے لیے عمل لازمی نہیں کیا گیا۔



تیسری وجہ: یہاں امام دارمی کے استاد ابو نعمان جن کا نام محمد بن الفضل ہے، انہیں عارم کے لقب سے بھی پکارا جاتا ہے، یہ اگرچہ ثقہ ہیں، لیکن انہیں آخری عمر میں جا کر حافظے کی کمزوری کا عارضہ لاحق ہو گیا تھا۔ اس لیے حافظ برہان الدین حلبی نے انہیں اپنی کتاب: "الاعتقاد بن رمی بالاختلاف" میں شامل کیا ہے، انہوں نے یہ اقدام ابن الصلاح کی پیروی میں کیا ہے؛ کیونکہ ابن الصلاح نے انہیں اپنی کتاب مقدمہ ابن الصلاح میں "مختلطین" میں شامل کیا ہے، اور یہ بھی کہا ہے کہ: "ان لوگوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے ان لوگوں کی روایات قبول ہوں گی جنہوں نے ان راویوں سے اختلاف سے پہلے روایت لی ہے، لہذا جس نے اختلاف کے بعد روایت لی ہے، یا جن کے بارے میں یہ معلوم نہیں ہو پارہا کہ انہوں نے اختلاف سے قبل روایت لی تھی یا بعد میں تو ان کی روایت بھی قبول نہیں ہوگی"

تو اس بنا پر میں [البائی] کہتا ہوں کہ: اس روایت کے بارے میں معلوم نہیں ہو سکا کہ دارمی نے ان سے اختلاف سے پہلے سنی تھی یا بعد میں، اس لیے یہ روایت قابل قبول نہیں ہے، اور اس کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب: "الرد علی البکری" میں لکھا ہے کہ:

"اور بارش کے لیے جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر کھڑکی کھولنے کے بارے میں روایت بیان کی جاتی ہے وہ صحیح نہیں ہے، نہ ہی اس کی سند ثابت ہے، اس کے جھوٹ ہونے کی دلیل میں یہی کافی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں [پہچت کی جانب] کوئی کھڑکی تھی ہی نہیں، یعنی وہ ایسے ہی تھا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھا، گھر کا کچھ حصہ پھٹتا ہوا تھا اور کچھ کھلتا تھا، اور کھلی جانب سے گھر میں سورج کی روشنی بھی آتی تھی، جیسے کہ صحیح بخاری اور مسلم میں ہے کہ

سیدہ عائشہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب دھوپ آپ کے صحن میں ہوتی تھی، ابھی تک سایہ نہیں آیا ہوتا تھا۔

پھر یہ گھر ولید بن عبد الملک کے دور تک اسی طرح رہا، پھر جب ولید نے اپنے عہد میں مسجد کی توسیع کی تو ان گھروں کو بھی مسجد نبوی میں شامل کر لیا، تو اس وقت سے یہ حجرے مسجد نبوی میں شامل ہو گئے، اور پھر قبر مبارک والے سیدہ عائشہ کے حجرے کے ارد گرد بلند دیوار بنائی، اور اس میں یہ کھڑکی رکھی گئی تاکہ صفائی ستھرائی کے لیے اگر کوئی آنا چاہیے تو یہاں سے نیچے اتر سکے، لہذا یہ کہنا کہ یہ طاقتیہ سیدہ عائشہ کی زندگی میں موجود تھا تو یہ سفید جھوٹ ہے۔" ختم شد

دوم:

نیز اس اثر میں ایسی کوئی دلیل نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حاجت روائی کا مطالبہ جائز ہے، اس روایت میں ایسی کوئی بات دور یا قریب سے آپ کو نظر نہیں آئے گی، زیادہ سے زیادہ اس میں یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا، اور یہی بات امام دارمی کے اس حدیث پر قائم کردہ باب سے عیاں ہوتی ہے، اور اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کی برکت، اور آپ کی اللہ تعالیٰ کے ہاں عزت بہت بلند ہے۔ اب اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ مسلمان آپ کی قبر پر آئیں اور حاجت روائی کا مطالبہ کریں، صحابہ کرام نے ایسا کوئی مطالبہ نہیں کیا، [زیادہ سے زیادہ ان سے جو منتقل ہے وہ یہ ہے کہ] انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کی پہچت کی جانب طاقتیہ کھول دیا تھا، کسی نے بھی یہ نہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بارش نازل کرنے کا مطالبہ کرنے لگیں، نہ ہی انہوں نے اپنی حاجت روائی کے لیے آپ سے دعائیں مانگیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "اقتضاء الصراط المستقیم" کے صفحہ: (338) میں کہتے ہیں:

"قبروں کے پاس دعائیں مانگنے کے لیے جانا اور یہ سمجھنا کہ یہاں پر دعائیں کسی اور جگہ کے مقابلے میں زیادہ قبول ہوتی ہیں، یہ غیر شرعی کام ہے، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بالکل اجازت نہیں دی، پھر کسی بھی صحابی، تابعی، یا مسلمانوں کے ائمہ کرام میں سے کسی نے یہ کام نہیں کیا، پھر سلف صالحین میں سے کسی نے ایسے عمل کا سہرا بھی نہیں کیا، بلکہ اس بارے میں جو کچھ بھی نقل کیا جاتا ہے وہ دوسری صدی ہجری کے بعد کا ہے۔

حالانکہ صحابہ کرام نے کسی بار اپنی زندگی میں قحط سالی کا سامنا کیا، اس کے علاوہ بھی انہیں سنگین نوعیت کی پریشانیوں سے گزرنا پڑا، تو کیا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پر آکر بارش مانگی، یا حاجت روائی کا مطالبہ رکھا؟!

